S_1996_5_680_685

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس-سی-آر

ایف-بی-تارپوراوالا اور دیگران وغیرہ وغیرہ

بنام-

بیئر انڈیا لمیٹڈ اور دیگران

9 ستمبر 1996

کلدیپ سنگھ اور بی-ایل-ہنسریا، جسٹس

ماحولیاتی تحفظ ایکٹ، 1986 دفعہ 3(3)-

ماحولیاتی قانون-بلڈروں کی طرف سے پیش کردہ تعمیراتی منصوبے-صنعت کاروں-کیمیائی مینوفیکچررز کی طرف سے مداخلت-عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایات کیمیائی فیکٹریوں سے ایک کلومیٹر کے دائرے میں تعمیر کی ممانعت-اس دائرے میں پہلے سے مقیم رہائشیوں پر خطرے کا اثر-صنعتوں کی نقل مکانی کے لیے حفاظتی اقدامات-نقل مکانی کی جانچ کے لیے مرکزی اتھارٹی کے قیام کی ہدایت۔

ماحولیاتی قانون-پائیدار ترقی۔

بھارت کا آئین 1950: آرٹیکل 21-

زندگی کا حق رہائش کا حق-فیکٹریوں میں حادثے کے امکان کے صنعتی علاقے کے رہائشی-رہائشیوں کے لیے حفاظتی اقدامات۔

اپنے تعمیراتی منصوبوں کے سلسلے میں احکامات حاصل کرنے کے لیے، کچھ بلڈرز نے بمبئی عدالت عالیہ میں رٹ درخواستیں دائر کیں۔ جواب دہندگان سمیت ملک کے کچھ سرکردہ کیمیائی مینوفیکچررز نے ان کارروائیوں میں مداخلت کی درخواست اس بنیاد پر دائر کی کہ زیر بحث علاقہ صنعتی استعمال کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔عدالت عالیہ نے اس سلسلے میں مختلف ہدایات جاری کیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ کیمیائی فیکٹریوں سے 1 کلومیٹر کے دائرے میں مزید تعمیر کے سلسلے میں ممانعت ہوگی۔ مدعا علیہ کیمیائی مینوفیکچررز نے عدالت عالیہ کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کو چیلنج کرتے ہوئے اس عدالت سامنے اپیلوں کو ترجیح دی۔ یہ عدالت پہلی نظر میں یہ خیال رکھتی ہے کہ متنازعہ ہدایات میں صنعت کار کو استثنیٰ دے کر محلے کے جواب دہندگان کے ساتھ ناانصافی کیا گیا ہے کیونکہ تھانے جیسی بھیڑ بھری جگہ میں ایک کلومیٹر کے دائرے میں تعمیر کی ممانعت نے

محلے میں رہنے کے حق پر منفی اثر ڈالا ہے، جس کے ساتھ ہی پہلے سے ہی رہنے والے باشندوں کی بڑی تعداد کو خطرے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔اس طرح، فیکٹری میں کسی حادثے کی صورت میں جواب دہندگان کے مفادات کے تحفظ کے لیے، یہ مطلوب سمجھا گیا کہ کیمیائی مینوفیکچررز یا تو (i) علاقے کی ملکیت حاصل کریں؛ یا (ii) اپنی فیکٹریوں کو ایسی جگہ منتقل کریں جہاں رہائشی علاقے کو فیکٹری کے احاطے سے الگ رکھا جا سکے۔تاہم، ان دونوں آپشنز پر مدعا علیہ کا ردعمل بھاری مالی شمولیت کے ساتھ ساتھ فزیبلٹی کی وجہ سے منفی تھا۔مزید اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس عدالت پاس نہ تو مہارت ہے اور نہ ہی اس کے پاس مختلف معلومات موجود ہیں جن کی ضرورت ہوگی، جہاں تک منتقلی کا تعلق ہے، کسی نہ کسی طریقے کا فیصلہ کرنے کے لیے، اس معاملے کو کسی اتھارٹی کے ذریعے جانچ پڑتال کے لیے چھوڑنا مطلوب سمجھا گیا۔

اپیلوں کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1 پائیدار ترقی" کا تصور سب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مستقبل میں ترقی اور اس کے استحکام کے درمیان توازن برقرار رکھیں (684-سی)

.2 اس معاملے میں مسئلہ آئین کے آرٹیکل 21 کی بنیاد کو چھوتا ہے کیونکہ زیر بحث فیکٹریوں کے آس پاس رہنے والے باشندوں کی زندگیاں اتنی زیادہ خطرے میں ہیں کہ فیکٹریوں میں کسی بھی ممکنہ حادثے میں بڑی تعداد میں باشندوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ہوسکتا ہے کہ حادثہ نہ ہو۔لیکن کوئی خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا۔تاہم، نقل مکانی کے لیے مختلف عوامل کی وجہ سے گہری تحقیقات کی ضرورت ہے جن میں جانے کی ضرورت ہوگی۔اس طرح کی مشق کسی اتھارٹی کے ذریعے مفید طور پر کی جاسکتی ہے۔اس کے مطابق یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت اس حکم کی وصولی کے ایک ماہ کے اندر اندر ایک اتھارٹی تشکیل دے گی، جیسا کہ ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1986 کی دفعہ (3)3 میں تصور کیا گیا ہے۔مذکورہ اتھارٹی متعلقہ فریقین کو سماعت کا معقول موقع فراہم کرنے کے بعد تمام متعلقہ مسائل کا جائزہ لے گی اور فیصلہ کرے گی۔یہ 3 ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گا (684-D-جی)

ویلور سٹیزنز ویلفیئر فورم بنام یونین آف بھارت، (1996) 57 ایس سی سی 647 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1994 وغیرہ کی دیوانی اپیل نمبر 7086۔

1990 کے ڈبلیو پی نمبر 4497 میں آر پی نمبر 1485/91 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 29.6.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایچ۔این۔سالوے، ارون جیٹلی، ڈاکٹر راجیو دھون، پی۔سمدانی، ونود۔ایل دیسائی،

کے۔جے۔جان، ڈی۔این۔مشرا، ایس۔وی۔دیشپانڈے، اے۔ایم۔خان ولکر، ڈی۔ایم۔نرگولکر، این۔ایچ۔سروائی، پی۔ایچ۔پاریکھ، ای۔آر۔کمار، ایم۔سی۔مہتا، محترمہ سیما میدھا، کے۔آر۔آر۔پلئی، محترمہ سچترا اور اے۔چیتلے موجود پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ہنسر یا، جسٹس۔ صنعتی ترقی، ہاں؛ لیکن معاشرے کے ایک بڑے حصے کو جانوں کے ضیاع کے خطرے سے دوچار کر کے نہیں۔ یہ اندیشہ خیالی نہیں ہے۔ بھوپال کی تباہی سے سب کو معلوم ہوا کہ کیمیائی صنعتوں کی وجہ سے کیا المیہ ہو سکتا ہے۔ ایک دہائی سے زیادہ عرصہ پہلے وہاں جو کچھ ہوا اس کے تناظر میں، کیمیکل کی پیداوار میں مصروف صنعت کاروں نے احتیاطی اور حفاظتی اقدامات کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ اگر بدترین صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو ان کی مالی ذمہ داری کا خیال کیسے رکھا جا سکتا ہے۔

(2) مذکورہ بالا ذہنی میک اپ کی وجہ سے ملک کے کچھ سرکردہ کیمیائی مینوفیکچررز، جیسے بایر بھارت لمیٹڈ، جو یہاں مدعا علیہان میں سے ایک ہے، نے عدالت عالیہ کے کچھ احکامات کے لیے کچھ بلڈروں کی طرف سے دائر زیر التواء رٹ پٹیشن میں بمبئی عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ کی طرف سے سماعت کے لیے لی گئی ایک رٹ پٹیشن میں، جس کا نمبر **4497/90** تھا، عدالت نے میونسپل کارپوریشن سے عمارت کے منصوبوں کی دوبارہ جانچ کرنے اور مہاراشٹر علاقائی اور ٹاؤن پلاننگ ایکٹ کی دفعہ **46** توضیعات کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب احکامات جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔ یہ معاملہ مدعا علیہان کے ذریعے اس عدالت میں لایا گیا تھا، جس میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ منظور شدہ منصوبے میں یہ علاقہ صنعتی صارف کے لیے مخصوص دکھایا گیا تھا۔ اس عدالت نے مدعا علیہان کو عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی درخواست دائر کرنے کی اجازت دی۔ اس طرح رجوع کیے جانے پر، عدالت عالیہ نے جواب دہندگان کی مداخلت کی درخواست کو مسترد کر دیا اور میونسپل کارپوریشن کو تعمیر کی اجازت دینے کی ہدایت کی۔ اس حکم نے جواب دہندگان کو ایس ایل پی کے نمٹائے جانے میں عبوری درخواست دائر کر کے دوبارہ اس عدالت سے رجوع کرنے پر مجبور کیا۔ اس عدالت نے **24.2.1993** پر منظور کردہ ایک حکم کے ذریعے عدالت عالیہ کو نظر ثانی کی درخواست کو نمٹانے کی ہدایت کی اور مزید صورتحال کو برقرار رکھنے کی ہدایت کی، جس سے اپیل گزاروں کو فیکٹری کے احاطے سے ایک کلومیٹر کے دائرے میں تعمیراتی سرگرمی جاری رکھنے سے روکا گیا۔ اس عدالت عالیہ نے **26.9.1994** پر نظر ثانی کی درخواست کو درج ذیل ہدایات دے کر نمٹا دیا:

(i) ان عمارتوں کے سلسلے میں کسی اضافے یا ترمیم کی اجازت نہیں ہوگی جو مکمل ہو چکی ہیں یا جو زیر تعمیر تھیں اس معزز عدالت کی طرف سے 8.1.1991 پر جاری کردہ حکم امتناع کی تاریخ کے مطابق۔

(2) ان اسکیموں کے سلسلے میں جہاں اجازت دی گئی ہو لیکن اس عدالت کے حکم کی تاریخ کے مطابق کوئی حقیقی تعمیر شروع نہیں کی گئی ہو، کیمیائی اکائیوں سے 1 کلومیٹر کے دائرے میں مزید تعمیر پر مکمل پابندی کے سلسلے میں ممانعت لاگو ہوگی۔

(iii) سوائے مذکورہ بالا معاملات کے، اس عدالت کی طرف سے 8.1.1991 پر منظور کردہ حکم امتناع اس حد تک جاری رہے گا کہ کیمیائی فیکٹریوں سے 1 کلومیٹر کے دائرے کے اندر کسی بھی مزید اجازت یا اس معاملے کی تعمیر کے سلسلے میں ممانعت رہے گی۔

(4) حکم امتناع صرف ان معاملات میں خالی رہے گا جیسا کہ اشارہ کیا گیا ہے جہاں تعمیر شروع کی گئی ہے اور اس معزز عدالت حکم امتناع کی وجہ سے اسے روکنے کی ضرورت تھی۔

یہ اپیلیں عدالت عالیہ کی مذکورہ بالا ہدایات پر سوال اٹھاتی ہیں۔

3. اپیلوں کی کئی مواقع پر سماعت ہوئی اور پہلی نظر میں یہ خیال کیا گیا کہ صنعت کاروں کو مذکورہ استثنیٰ دے کر محلے کے رہائشیوں کے ساتھ ناانصاف کیا گیا ہے کیونکہ تھانے جیسی بھیڑ بھری جگہ میں 1 کلومیٹر کے دائرے میں تعمیرات کی ممانعت نے محلے میں رہنے کے حق پر منفی اثر ڈالا ہے، اسی دوران رہائشیوں کی بڑی تعداد جو پہلے ہی اوپر بیان کردہ خطرے سے دوچار ہے، ہم نے سوچا کہ اگر صنعت کار اپنی فیکٹریوں میں ہونے والے کسی حادثے کی صورت میں اپنے مفادات کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان کے حق میں ہے کہ وہ زیر بحث علاقے کی ملکیت حاصل کریں یا ان کے حق میں۔ اپنی فیکٹریوں کو ایسی جگہوں پر منتقل کریں جہاں رہائشی علاقے کو فیکٹری کے احاطے سے الگ رکھا جا سکے۔ لیکن پھر، پہلی تجویز پر جواب دہندگان کا ردعمل بہت زیادہ مالی شمولیت کی وجہ سے منفی ہونے کی وجہ سے، ہم نے اپنے ذہن کا اطلاق کیا کہ کیا ہم اپنی سطح پر نقل مکانی کے سوال کا جائزہ لے سکتے ہیں۔

4. جواب دہندگان کو کئی مواقع پر اس پہلو پر سنا گیا اور بایر بھارت کی طرف سے 2.9.1996 پر دائر تحریری عرضیوں میں، جسے جواب دہندگان کے نمائندہ موقف کے طور پر لیا جا سکتا ہے، یہ کہا گیا ہے کہ نقل مکانی لاجسٹک، مالی یا دوسری صورت میں ممکن نہیں ہے۔ تحریری پیشکش میں صفحہ 16 سے 20 پر نقل مکانی سے متعلق مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہماری طرف سے یہ محسوس کیا گیا ہے کہ ہمارے پاس نہ تو مہارت ہے اور نہ ہی ہمارے پاس مختلف معلومات موجود ہیں، جن کی ضرورت ہوگی، جہاں تک نقل مکانی کے سوال کا تعلق

ہے، کسی نہ کسی طریقے کا فیصلہ کرنے کے لیے۔ ایسی صورت حال میں جس چیز نے ہم سے اپیل کی ہے وہ یہ ہے کہ اس معاملے کو کسی اتھارٹی کے ذریعے جانچنے کے لیے چھوڑ دیا جائے جسے ہم مرکزی حکومت سے تشکیل دینے کا مطالبہ کریں گے، جیسا کہ ماحولیاتی تحفظ ایکٹ، 1986 (ایکٹ) کی دفعہ (3)3 میں تصور کیا گیا ہے۔ اس بارے میں تفصیل سے بات کرنا ضروری نہیں ہے کہ اس ایکٹ میں کیا تصور کیا گیا ہے اور کیوں؟ ہم میں سے ایک (کلدیپ سنگھ، جے) نے 28 اگست 1996 کو 1991 کی رٹ پٹیشن (سی) نمبر 914 میں 3 ججوں کی بنچ کی جانب سے دیے گئے فیصلے میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ "پائیدار ترقی" کا تصور، جس کے اہم نکات مذکورہ بالا فیصلے میں نوٹ کیے گئے ہیں، سب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مستقبل میں ترقی اور اس کے استحکام کے درمیان توازن برقرار رکھیں۔

.5 موجودہ اپیلوں میں ہمیں ایک ایسے مسئلے کا سامنا کرنا پڑا جس کے زیادہ سنگین نتائج ہوتے ہیں اور جو آئین کے آرٹیکل 21 کی بنیاد کو چھوتا ہے کیونکہ زیر بحث فیکٹریوں کے آس پاس رہنے والے باشندوں کی زندگیاں اتنی زیادہ خطرے میں ہیں کہ فیکٹریوں میں کسی بھی ممکنہ حادثے میں بڑی تعداد میں باشندوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ حادثہ نہ ہو، جیسا کہ جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے جناب جیٹلی نے پیش کیا ہے۔ تاہم، جیسا کہ بھوپال نے دکھایا ہے، اس میں سے مکمل طور پر کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ اس لیے کوئی خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا۔ لیکن پھر نقل مکانی کے لیے مختلف عوامل کی وجہ سے گہری تحقیقات کی ضرورت ہوتی ہے جن میں جانے کی ضرورت ہوگی۔ اس طرح کی مشق مفید طور پر ایک اتھارٹی کے ذریعے کی جاسکتی ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

.6 لہذا ہم مرکزی حکومت کی طرف سے ایکٹ کے دفعہ (3)3 کے تحت ایک اتھارٹی کے قیام کی ہدایت کرتے ہیں، جو ایکٹ کے تحت تمام ضروری اختیارات اتھارٹی کو عطا کرے گی، جو اس حکم کی وصولی کے ایک ماہ کے اندر تشکیل دی جائے گی۔ اتھارٹی ہماری طرف سے مذکور تمام متعلقہ مسائل کی جانچ پڑتال اور فیصلہ کرنے کے بعد تین ماہ کے اندر مرکزی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ یہ متعلقہ فریقین کو سماعت کا معقول موقع فراہم کر کے کیا جائے گا۔ مناسب وقت کے اندر اتھارٹی کی سفارشات کے مطابق تمام متعلقہ افراد کی طرف سے فالو اپ کارروائی کی جائے گی۔

.7 چونکہ اتھارٹی کی تشکیل اور غور و فکر میں وقت لگے گا، اور اس مرحلے پر اس کے حتمی نتائج کی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی، اس لیے ہم نے بامبے میونسپل کارپوریشن کو ان منصوبوں کے ساتھ آگے بڑھنے کی ہدایت کرنا مناسب سمجھا ہے جو اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کیے گئے تھے، جن میں سے کچھ کو منظوری بھی مل گئی

تھی۔لیکن پھر، جیسا کہ کچھ معاملات میں منظوری تقریبا ایک دہائی پہلے کی تھی اور جیسا کہ منظر نامہ اور سوچ۔اس کے بعد سے موضوع بہت بدل گیا ہے،اسی طرح بلڈنگ ضمنی قوانین میں بھی،ہم نے کارپوریشن کو موجودہ قوانین اور ضمنی قوانین کی بنیاد پر منظوری دینے کے سوال کی دوبارہ جانچ کرنے کی ہدایت کرنا مناسب سمجھا ہے۔کارپوریشن اس عمل کے ساتھ آگے بڑھ سکتی ہے،لیکن وہ مذکورہ بالا اتھارٹی کی رپورٹ کے نتائج کا انتظار کرے گی۔ہم نے کارپوریشن سے اس مرحلے پر ہی یہ کام شروع کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے کیونکہ اس معاملے میں پہلے ہی تاخیر ہوچکی ہے اور اتھارٹی کی بات چیت کافی عرصے تک دستیاب نہیں ہوگی۔

8. معاملے کے مذکورہ بالا نقطہ نظر میں، جواب دہندگان کی طرف سے عدالت عالیہ میں دائر نظر ثانی درخواستوں کو زندہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور وہ واپس لینے پر مسترد ہو جائیں گی، جس کے لیے ہمارے سامنے درخواست کی گئی تھی۔عدالت عالیہ کی متنازعہ ہدایات خود بخود ختم ہو جائیں گی۔

9. اپیلوں کو ان ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

ٹی۔این۔اے۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24